اردو کا ہمہ جہت ادبی سلسلہ

"سخن"

کتابی سلسلہ

3

فیصل آباد

اردو ادب کا روشن استعارہ

2021

طرفیں رکھے ہے ایک سخن چار چار میر کیا کیا کہا کریں ہیں زبانِ قلم سے ہم (میر)

Sukhan Faisalabad Pakistan

Email : Sehmahisukhan@gmail.com

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر ظفر حسین تسکین

0333-6565331

مدیر

شبیر احمد قادری

0300-6643887

شہزاد بیگ

0300-7917220

مجلس مشاورت

شفقت اللہ مشتاق، (امریکہ)

کوثر علی، ثناء اللہ ظہیر

قانونی مشیر

اقبال عظیمی ایڈووکیٹ (مرحوم)

مشمولات

اداریہ ----------------	۳
---------حمد و نعت----------	۴
چینل انٹرویو------پروفیسر غلام رسول تنویر	۵
مہمان----------خان حسنین عاقب	۱۸
تاریخی مطالعہ-------ریاض توحیدی کاشمیری	۱۹
زندگانی----------گلزار ملک	۲۱
کیمیا گر---------تنویر احمد تمناپوری	۲۲
خوشی مہم----------عشرت معین سیما	۲۳
------گوشۂ شمس الرحمن فاروقی------	
کئی چاند تھے----------ذوالفقار احسن	۲۶
کئی چاند تھے سر آسماں---عبد الستار نیازی	۲۸
غالب شناسی-------نجمہ منصور	۳۰
ختم ہونے کو نہ آئے گا غزل کا موسم--سیفی سرونجی	۳۲
مسز شین کی کہانی---------مسز میم کی زبانی	۳۸
آفتاب سخن ڈاکٹر احمد علی برقی اعظمی، سیدہ عمرانہ	۳۹
معاذ کی شاعری کے موضوعات، ایم خالد فیاض	۴۱
اردو ادب میں ریڈیو کا کردار، میثاق حسین زیدی	۴۷
فلسفہ جدیدیت-------مسعود الرحمن مسعود	۵۰
جگ مگ تارے اور حنیف عابد---تمیرا اطہر	۵۱
فون سنتا، خاکہ---------ڈاکٹر محسن مگھیانہ	۵۲
عمر خیام کی مستند سوانح حیات-سید تقی عابدی	۵۳
آدمی کو بھی میسر نہیں---ڈاکٹر علی کاوش نژاد	۵۴
قدآور شخصیت حمایت علی شاعر، شاعر علی شاعر	۵۶
"خواب سوچتے ہیں" ناصر مجید۔ الیاس اسد	۶۰
گوشہ---------عاطف کمال رانا	۶۱
گوشہ---------رانا سعید دوشی	۶۲
ن-م راشد آزادی پسندی، منصب علی شاہد کلو	۶۳
مبادیات شاعری-------جاوید صادق	۶۵
گوشہ---------اعجاز کنور راجہ	۶۸
گوشہ---------محسن شکیل	۶۹
گوشہ---------عرفان عارف	۷۰
میلان کنڈیرا کا ناول۔ڈاکٹر عبدالعزیز ملک	۷۱
دیس دیس کی شاعری-------غزلیں	۷۷
گوشہ-------یسین آفاقی، اسلام آباد،	۷۸
گوشہ-------ارشد معراج، اسلام آباد	۷۹
دیس دیس کی شاعری-------غزلیں	۸۰

OOOOOOOOOOO

برائے ترسیل زر: ماہنامہ "سخن" آفس نمبر 12 مکہ سنٹر پریس مارکیٹ امین پور بازار فیصل آباد

سالانہ ممبر شپ کے لیے مبلغ ایک ہزار روپیہ کا بذریعہ ایزی پیسہ موبی کیش بھیج کر سالانہ رکنیت حاصل کر سکتے ہیں، نیز بیرون ملک پانچ ہزار کا منی آرڈر یا ویسٹرن یونین کیش۔ 0300-7917220

Scanned with CamScanner

عرفان عارف (جموں کشمیر)

خوش نما منظر یہاں کوئی نہیں
خوشبوؤں کا گھر یہاں کوئی نہیں
ٹوٹ کر بکھرے پڑے ہیں آئینے
دُور تک پتھر یہاں کوئی نہیں
کس کے سر رکھیں کلاہ فخر ہم
جب مقدس سر یہاں کوئی نہیں
قاتلوں کے شہر میں تم ہو مگر
ہاتھ میں خنجر یہاں کوئی نہیں
لوٹ کر آئے بھی کیا عارف میاں
گاؤں تو ہے گھر یہاں کوئی نہیں

■■■■■■

چلو راحت ہے دنیا میں ابھی ایمان باقی ہے
ہزاروں وحشتوں کے درمیان انسان باقی ہے
مچلتا ہے یہ دل اب تک تری یادیں بھی ہیں زندہ
ابھی میں مر نہیں سکتا ترا ارمان باقی ہے
تری خوشبو ہے سانسوں میں تری آہٹ ہے ہر دھڑکن
مرے اس جسمِ فانی میں ترا سامان باقی ہے
مجھے آئینہ دو میں بھی تو دیکھوں غور سے خود کو
میرے چہرے پہ کس کی اب تک پہچان باقی ہے
بڑی دلچسپ ہے نایاب ہے لیکن ادھوری ہے
ابھی تیری مری تخلیق کا عنوان باقی ہے
ہے منزل دور ہم بھی آبلہ پا ہیں بہت لیکن
نہیں رُکنے کی یہ تحریک جب تک جان باقی ہے
منانے آئیں گے وہ اور تھک کر لوٹ جائیں گے
کہ یہ قائم رہے گا جب تک عرفان باقی ہے

■■■■■■

تو ہی محسن ہے مرا تو ہی ستمگر ہو گا
جانتا ہوں کہ ترے ہاتھ میں خنجر ہو گا
آئینہ ہوتا اگر میرا مقدر ہوگا
میری خاطر بھی کہیں پر کوئی پتھر ہوگا
میں بھی بن جاؤں گا قطرے سے کسی دن دریا
منتظر میرا بھی اک روز سمندر ہو گا
میں رہوں یا نہ رہوں تیری نگاہوں میں مگر
میرا احساس ترے دل کو برابر ہوگا
کانپتے ہوں گے یہاں لوگ ہرے پیڑوں کو
ورنہ سیلاب کی زد میں کوئی کیونکر ہوگا
ورنہ پتھر کی طرح بے حس و بے جاں کہنا
دل اگر ہو گا تو احساس کا خوگر ہو گا
ایسے بے خوف اترتا نہیں تہ میں کوئی
تیرنے والا بھی یقیناً ہی شناور ہوگا
اپنی ناکامی پہ عرفان تو مایوس نہ ہو
ایک دن تو بھی مقدر کا سکندر ہو گا

■■■■■■

ستمگر کے ستم سہیے کسے کیا فرق پڑتا ہے
اندھیروں میں پڑے رہیے کسے کیا فرق پڑتا ہے
اسے تو نام پہ مذہب کے بس کرنی سیاست ہے
کسی کو بھی خدا کہیے کسے کیا فرق پڑتا ہے
لٹا کے گھر کی عصمت کو چھپا کے اپنے چہروں کو
جھکائے سر کھڑے رہیے کسے کیا فرق پڑتا ہے
صحافت آج بے شرمی کا چولا اُوڑھ بیٹھی ہے
جو جی میں آئے وہ کہیے کسے کیا فرق پڑتا ہے
سیاست سے عدالت تک یہاں سارے ہی بہرے ہیں
مسلسل چیختے رہیے کسے کیا فرق پڑتا ہے
حمایت کرنے اٹھے ہیں غریبوں کی کسانوں کی
میاں عرفان چپ رہیے کسے کیا فرق پڑتا ہے

■■■■■■

عاشقی گل نیا کھلائے گی
درد پھر سے مرا بڑھائے گی
آس لوٹی ہے آسماں چھو کر
حوصلہ یہ مرا بڑھائے گی
وہ اک امید نام کی لڑکی
دل مرا توڑ کے ہی جائے گی
جیتتے رہنے کی عادت تھی جسے
مفلسی اب اسے ہرائے گی
دھوپ میں جل رہا ہوں مدت سے
پھر دسمبر کی رات آئے گے
خود سے ناراض ہو کے بیٹھا ہوں
زندگی اب مجھے منائے گی
رابطے سارے منقطع کر کے
پھر نیا رابطہ بنائے گی
کوئی سوراخ بھی نہیں عارف
پھر بھی کشتی یہ ڈوب جائے گی

■■■■■■

یہ کیسے لوگ ہیں کیسا نگر ہے
یہاں ناآشنا ہر اک بشر ہے
کبھی دن رات تھا جو ساتھ میرے
مرے دن رات سے اب بے خبر ہے
کبھی جو پیار آنکھوں میں ادھر تھا
وہی اک درد بن کر اب ادھر ہے
جو منزل ہے وہی رستہ ہے یارو
بہت لمبا محبت کا سفر ہے
بہت درکار ہے منزل مجھے بھی
ابھی تقدیر میں حکمِ سفر ہے
میں تجھ سے دور ہوں غافل نہیں ہوں
تری ہر سانس پر میری نظر ہے
شب غم یہ تیرا احساں ہے مجھ پر
تیرے ہونے سے امیدِ سحر ہے
میں اس کی قید سے نکلوں تو کیسے
وہی صیاد میرا چارہ گر ہے
تجھے عرفان ہو عرفان کیسے
اگر سچ مچ تو خود سے بے خبر ہے
کبھی عرفان عارف سے ملے ہو
سنا ہے آدمی وہ معتبر ہے

■■■■■■

عرفان عارف (جموں کشمیر) 00919682698032

Scanned with CamScanner